الطامۃ الکبریٰ

مولانا ابوالکلام آزادؒ

﴿اذا وقعت الواقعة ليس لوقعتها كاذبة﴾ ﴿والنازعات غرقاً والنا شطات نشطاً والسابحات سبحاً فا السابقات سبقاً فالمدبرات امراً﴾.....موت اور ہلاکت کے وہ اوقات الیمہ جو خون کی رگوں اور گوشت کے ریشوں کے اندر سے انسان کی جانوں کو کھینچ لیتے ہیں اور آبادیاں اجاڑ اور زندگیاں ہلاک ہو جاتی ہیں، وہ ارواح حروب وقتال جو زندگی کے لئے موت کا اور آبادی کے لئے ویرانی کا دروازہ ایسی عجلت اور ایسی آسانی سے کھول دیتی ہیں، گویا کسی لپٹے ہوئے بند کو کھول دیا گیا، وہ ہلاکت اور موت کی عظیم الشان ہستیاں جن پر انسان پاش توپیں لدی ہوئیں اور آگ اور خون کے خونخوار درندے سوار ہیں اور جو سمندروں میں تیرتی پھرتی ہیں اور ایک دوسرے سے بازی لے جانا چاہتی ہیں تا کہ اپنے اپنے شئون وامور کی تدبیر کریں، ان سب کی چھائی ہوئی ہیبت اور پھیلی ہوئی وحشت کی قسم اور ان سب کی پھیلائی ہوئی موت اور برسائی ہلاکت کی گواہی، کہ ارض الٰہی کا امن ڈوب گیا، انسانیت کی بستی اجاڑ ہوگئی، نیکی کا گھر لوٹ لیا گیا اور دنیا مثل اس بیوہ کے ہوگئی جس کا شوہر زبردستی قتل کر دیا گیا ہو اور اس کے یتیم بچوں پر رحم نہ گیا ہو، اب وہ اپنے لٹے ہوئے سنگھار پر ماتم کرے گی اور اپنی پھٹی ہوئی چادر کو سر سے اتار دے گی کیونکہ اس کا حسن زخمی ہوگیا، کیونکہ اس کا شباب پامال کر دیا گیا اور اس لئے کہ اس کے فرزندوں نے اس پر تلوار اٹھائی اور اس لئے کہ اس کے دوستوں نے اسے کچل دیا، پس زندگی کی جگہ موت، عیش وسلامتی کی جگہ اضطراب، نغمۂ نشاط کی جگہ شور ماتم، زمزمہ سنجی کی جگہ نوحہ خوانی، آب زندگی کی جگہ بحر خونیں، بستیوں کی جگہ قبریں اور زندگی کے کاروبار اور بازاروں کی چہل پہل کی جگہ موت کے وہ جنگل جن میں لاشیں سڑیں گی اور ہولناک سمندروں کے وہ خونیں طوفان جن میں انسان کی لاشیں مچھلیوں کی طرح اچھلیں گی اور اے دنیا کے بڑے بڑے مغرور شہروں کے بسنے والو! کل تک تمہاری ماؤں نے تمہیں جنا تھا، تا زندگی پر گھمنڈ اور طاقت مغرور ہو، پر آج تم موت کے کھلونے ہو جنہیں بگاڑ دیا جائے گا اور ہلاکت کی مورتیں ہو جنہیں مٹا دیا جائے گا اور پھر اے وہ کہ

تمدن کی بہشت، علم کے مرغزار اور عیش ونشاط زندگی کے حیرت آباد اور اعجوبہ زار تھے! تم کل تک دوسروں کی موت و ہلاکت کی خبریں سنتے تھے، پر آج تمہاری ہلاکت کی خبریں پڑھی جائیں گی، کل تک تمہارے پاس کرۂ ارض کی مصیبتوں کا قلم تھا، پر آج تمہاری مصیبتوں کی تاریخیں مدون ہوں گی، تم کل تک دوسروں پر ظلم وقہر کرتے تھے، پر آج تمہارے لئے جہنم بھڑک رہی ہے، تم کل تک ضعیفوں اور ناتوانوں کے لئے درندے، پر آج درندوں میں خود چل گئی اور بھیڑیوں نے آپس میں ایک دوسرے پر پنجہ مارا، تم کل تک دنیا کے لئے موت کی بجلی تھے، پر آج کوئی نہیں جو تمہیں ہلاکت کی بارش اور بربادی کے رعد وبرق سے بچاسکے، کل مشرق کی بربادیوں کا تم نے تماشہ دیکھا تھا، آج وہ تمہاری ہلاکت کو دیکھ رہا ہے۔

﴿فالیوم الذین امنوا من الکفار یضحکون علی الارائك ینظرون هل ثوّب الکفار ما کانوا یفعلون﴾ (۸۳-۳۶)

''پس آج کا دن وہ دن ہے کہ مسلمان ارباب کفر پر ہنستے ہیں اور امن وراحت سے بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں، ہاں! اب تو وہ وقت آگیا کہ انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پایا''۔

ماتم انسانیت:......انسان کی سوئی ہوئی بہیمیت پھر جاگ اٹھی ہے، وہ اشرف المخلوقات کہ صورت سے آدمی مگر خواہشوں میں بھیڑیا، محل سراؤں میں متمدن انسان مگر میدانوں میں جنگلی درندہ اور اپنے ہاتھ پاؤں سے اشرف المخلوقات، مگر اپنی روح بہیمی میں دنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور ہے، اب اپنی خونریزی کی انتہائی شکل اور اپنی مردم خواری کے سبب سے زیادہ برے وقت میں آگیا ہے، وہ کل تک اپنے کتابوں کے گھروں اور علم وتہذیب کے دارالعلوموں میں انسان تھا، پر آج چیتے کی کھال اس کے چمڑے کی نرمی سے زیادہ حسین اور بھیڑیئے کے نیچے اس کے دندان، تبسم سے زیادہ نیک ہیں، درندوں کے بھٹ اور سانپوں کے جنگلوں میں امن وراحت ملے گی، مگر اب انسانوں کی بستیاں اور اولاد آدم کی آبادیاں راحت کی سانس اور امن کے تنفس سے خالی ہوگئی ہیں، کیونکہ وہ جو خدا کی زمین پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھ کر تھا، اگر سب سے برا اور سب سے کمتر ہو جائے تو جس طرح اس سے زیادہ کوئی اور نیک نہ تھا، ویسا ہی اس سے بڑھ کر اور کوئی برا بھی نہیں ہوسکتا۔

﴿لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناه اسفل سافلین، الا الذین امنوا وعملوا الصلحت فلهم اجر غیر ممنون﴾ (۹۵-۶)

''ہم نے انسان کو ایک طرف تو بہترین قوتوں کی ترکیب اور اعلیٰ ترین جذبات کی ساخت میں پیدا کیا، لیکن پھر دوسری طرف بہیمی خواہشوں میں پیدا کیا، لیکن پھر دوسری طرف بہیمی خواہشوں اور شریر قوتوں کے لحاظ سے نہایت ہی ادنیٰ درجہ کی مخلوق تک بھی لوٹا لائے، ہاں وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ وعادلہ اختیار کئے سو ان کے لئے بے انتہا اجر ہے کیونکہ وہ ان متضاد قوتوں کی کشاکش سے بچ نکلیں گے''۔

شیر خونخوار ہے مگر غیروں کے لئے، سانپ زہریلا ہے، مگر دوسروں کے لئے، چیتا درندہ ہے، مگر اپنے سے کمتر

جانوروں کے لئے، لیکن انسان دنیا کی اعلیٰ ترین مخلوق خود اپنے ہی ہم جنسوں کا خون بہاتا اور اپنے ہی ابنائے نوع کے لئے درندۂ خونخوار ہے!وعلیٰ ذلك قول بعض شعراء هذاالعصر:

ولقد رأيت الأسد أحسن خلقة   من جنس هذا الظالم المفسد

الناس تقتل كل يوم بعضها   والأسد تقتل غيرها أو تعتدي

انسان ہی ہے جو فرشتوں سے بہتر ہے اگر اپنی قوتوں کو امن وسلامتی کا وسیلہ بنائے اور انسان ہی ہے جو سانپ کے زہر اور بھیڑیئے کے پنجے سے بھی زیادہ خونخوار ہے اگر راہ امن وسلامتی کو چھوڑ کر بہیمیت اور خونخواری پر اتر آئے۔

﴿اناهد يناه السبيل اماشاكرا واما كفورا﴾(۷۶-۳)

''ہم نے انسان کو راہ عمل وترقی دکھلا دی ہے پھر یا تو ہماری ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں یا انکار کرنے والے''۔

﴿ الم نجعل له عينين ولساناً وشفتين وهديناه النجدين﴾(۹۰-۹)

''پھر کیا ہم نے انسان کو دیکھنے کے لئے دو آنکھیں اور زبان اور ہونٹ نہیں دیئے؟ بے شک دیئے اور خیر وشر کی دونوں راہیں اسے دکھلادیں''۔

یہی انسانیت اعلیٰ اور ملکوتیت عظمیٰ ہے جس کی تقویم وتکمیل کے لئے دین الٰہی اور شریعت فطری کا ظہور ہوا اور یہی پیغام امن، رہنمائے صلح وصلاح اور وسیلہ فوز وفلاح ہے، جس کا دوسرا نام ''اسلام'' ہے، یعنی جنگ کی جگہ صلح، خون وہلاکت کی جگہ عمران وحیات اور بربادی وخرابی کی جگہ سلامتی وامنیت ہے، وہ بتلاتا ہے اگر انسان اپنی قوۃ ملکوتی اور فطرت صالحہ سے کام نہ لے تو وہ بڑے ہی گھاٹے ٹوٹے میں ہے۔

﴿والعصر ان الا نسان لفى خسر، الا الذين امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوابالصبر﴾(۱۰۳-۳)

''زمانہ اور اس کے حوادث گواہی دیتے ہیں کہ انسان بڑے ہی گھاٹے ٹوٹے میں ہے، مگر وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے، اعمال صالحہ اختیار کئے اور حق اور صبر کی وصیت کی''۔

پھر اس سے بڑھ کر خسران ونقصان کیا ہوگا جس میں آج دنیا مبتلا ہے؟ وہ دنیا جس نے قوتوں کی صیقل کی، جس نے فطرت کے قوانین مستورہ کو بے نقاب کیا، جس نے عقل وادراک کے خزانے کھلوا دیئے، جس نے ارتقائے فکر وغلو مدرکہ سے دنیا کو علم کا گھر اور دریافتوں اور تحقیقوں کی مملکت بنادیا جو علم ومدنیت کے انتہائے عروج سے متوالی ہوگئی، جو قوتوں کے حصول کے نشے سے بدمست ہوکر مغرورانہ جھومنے لگی، جس نے کہا کہ انسان کے سوا کچھ نہیں اور جس نے اعلان کیا کہ مادہ کے اوپر کوئی نہیں، کیا آج اس کا یہ علم اعلیٰ، یہ مدنیت عظمیٰ، یہ ایجادوں کا ڈھیر، یہ مخترعات کا انبار، یہ بے شمار کتابوں کی جلدیں اور یہ لاتعداد لاتحصیٰ دماغوں کے افکار عالیہ ومدنیہ، ایک لحہ، ایک دقیقہ کے لئے بھی اس ہولناک بربادی، اس

خوفناک تصادم، اس وحشت انگیز خونخواری، اس خون کا سمندر بہانے والی اور لاشوں کے جنگلوں کو بھر دینے والی جنگ کو روک سکتے ہیں اور نوع انسانی کو عالمگیر نقصان وہلاکت سے بچا سکتے ہیں؟ کیا قانون کشش ثقل جس پر نئے علم کو ناز ہے، اس سے بچالے گا؟ کیا بھاپ اور اسٹیم کی ایجاد کچھ سفارش کر سکے گی اور انسان کو غمگینی سے بچالے گی؟ آہ! یہ ایجادات محیرہ، یہ مخترعات مدہشہ، یہ محدثات منورہ، جس پر مدنیت کو ناز اور علم انسانی کو غرہ ہے، امن وسلامتی کی جگہ خود ہی ہلاکت و بربادی کا وسیلہ اور خون وآگ کی افزائش وتضاعف کا ذریعہ ہیں، اگر پہلے دنیا کے لئے صرف کمان کا تیر اور تلوار کی دھار تھی، تو آج تمدن کی بدولت ایک ایک سیکنڈ میں کئی کئی مرتبہ چھوٹنے والے ہلاکت بار گولے اور لمحوں اور منٹوں کے اندر شہروں اور قلعوں کو مسمار کر دینے والے آہن پوش جہاز ہیں، پھر اے علم ومدنیہ کا شیطان!! کیا تو اس لئے آیا تھا کہ خدا کی آبادی کی ویرانی کو دوگنا اور اس کی ہلاکت کے آلات کو زیادہ مہلک اور لاعلاج بنادے؟ اور اے انسان کی غفلت اور اے اولاد آدم کی نادانی! تو کب تک خدا سے لڑے گی اور کب تک اس کی زمین کے امن وراحت کو روکے گی، حالانکہ تمدن اور علم تجھے قوی بنا سکتا ہے، پر نیک نہیں بنا سکتا۔

﴿یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا، لاتنفذون الابسلطن﴾ (۵۵–۲۱۴)

"اے مجمع جن وانس! اگر تمہاری طاقت میں ہے کہ زمین وآسمان کے مدبرات وملکوت کے اندر سے اپنی راہ پیدا کر کے آگے کو نکل جاؤ، تو ترقی کی اس انتہا کے لئے بھی کوشش کر دیکھو، مگر بغیر سلطان الٰہی کے کچھ نہ کر سکو گے اور یاد رکھو کہ وہ وقت تمہارے بس میں نہیں ہے"۔

رستخیز تصادم:......اور دیکھو یہ کیسی آگ ہے جو بھڑک اٹھی ہے اور کس طرح تمدن کی حسین وجمیل آبادیاں آگ دھوئیں کی ہولناکی کے اندر ویران ہو رہی ہیں۔

﴿یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلاتنتصران﴾ (۵۵ ع ۲)

"تم پر آگ کا دھواں اور اس کی لپٹ چھا جائے گی اور تمہارے پاس انسانی قوت ایسی نہیں کہ اس کے ذریعے اس ہلاکت کو دفع کر سکو"

یہ دنیا کی مغرور وفتح مند طاقتوں کی ٹکر ہے اور اتنی بڑی انسانی درندوں کی لڑائی جتنے بڑے خونخوار اسباع وبہائم آج تک کرۂ ارضی پر پیدا نہیں ہوئے، دنیا نے ٹیٹس کے قصے سنے ہیں جس نے یروشلم کو تباہ کر دیا، دنیا نے بخت نصر کو دیکھا ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل لے گیا، دنیا نے ایرانیوں کے قہر واستیلا کے افسانے سنے گئے ہیں، جنہوں نے بابل کو مسمار کر دیا تھا اور رومیوں کے عہد تسلط وعروج کے ایسے بہت سے فاتح خونریزوں کی روایتیں محفوظ رکھی گئی ہیں، جنہوں نے خدا کی پیدا کی ہوئی مخلوقوں کو بہت ستایا اور اس کی زمین پر بہت فساد کیا۔

﴿وكذلك جعلنا في كل قرية اكبر مجرميها ليمكروا فيها﴾ (٦-ع ١٤)

''اور اسی طرح ہم نے ہر آبادی میں اس کے بڑے بڑے سرکش گنہگار پیدا کیئے تا کہ وہ فتنہ وفساد پھیلائیں''۔

لیکن خون بہانے کی ایسی شیطانی قوتیں، آگ برسانے کے ایسے جہنمی آلے اور موت و ہلاکت پھیلانے کی اشد شدید ابلیسیت تو کسی کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ زمین کی پشت پر ہمیشہ درندوں نے بھٹ بنائے اور اژدہوں نے پھنکاریں ماریں، مگر نہ تو ایسی درندگی آج تک کسی میں تھی جیسی موجودہ متمدن اقوام کی قوتوں کو حاصل ہے اور نہ اب تک ایسا سانپ اور اژدہا پیدا ہوا، جیسے کہ ان لڑنے والوں میں سے ہر فریق کے پاس ڈسنے، نگلنے اور چیرنے پھاڑنے کے لئے عجیب عجیب ہتھیار جمع ہیں، پھر اس اژدہے کو دیکھو جو جنوب سے منہ کھولے بڑھ رہا ہے، اس ہاتھی کو دیکھو جس کی مستک غرور طاقت سے جھوم رہی ہے۔ ﴿سنسمه علی الخرطوم﴾ اور جس کے دانت ہلاکت کے دو نیزوں کی طرح نکلے ہوئے ہیں، اس بھیڑیئے کو دیکھو جو مشرق یورپ کے بھٹ سے چیختا ہوا اٹھا ہے اور اس خوفناک چیتے کو دیکھو جو مارک اور روسو کی سرزمین میں خون اور گوشت کے لئے پلا ہے! یہ کیسے مہیب ہیں؟ یہ کیسے خوفناک آلات سے مسلح ہیں؟ ان سب کا باہم ایک دوسرے پر گرنا اور چیر پھاڑ کا کرۂ ارض کا کیسا ہولناک بھونچال ہوگا؟ ایسا بھونچال جو کبھی نہیں آیا، ایسا طوفان جو کبھی نہیں اٹھا، ایسی آتش فشانی جو کبھی بھی نہیں ہوئی اور خداوند کا ایسا غصہ جواب تک کبھی بھی زمین پر نہ ہوا۔

﴿يوم ترجف الراجفة، تتبعها الرادفة قلوب يومئذ واجفة ابصارها خاشعة يقولون أ انا لمردودون في الحافرة أ اذا كنا عظاماً نخرة﴾ (۷۹-۱۰)

''وہ ہولناک دن کہ جب زمین کانپ اٹھے گی، جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا بھونچال آئے گا، جب انسان کے دل دھڑک اٹھیں گے اور جب اٹھی ہوئی نظریں جھک جائیں گی اور وہ کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں اس قدر ترقی کر گئے اور آگے بڑھ گئے) پھر (وحشت وخرابی کی طرف) لوٹائے جائیں گے؟ اور وہ بھی ایسی حالت میں جب گل سڑ کر کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گی؟ یقین کرو کہ ایسا ہی ہونے والا ہے''۔

الآیة الکبریٰ: ......اور دیکھو کہ قدرت الٰہی کی یہ کیسی ہولناک نشانی ہے جو ایام الٰہیہ کی گزشتہ نشانیوں کو یاد دلاتی ہوئی غفلت کی دنیا اور غرور انسانی کی بستی پر بجلی کی طرح چمکی ہے، اور رب الافواج کہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ کے جلال صولت اور جبروت انتقام کو نمایاں کروں گا، یہ اس کے آواز کی ایسی گرج اور اس کے دست جلال کا ایسا معذب وار ہے جو ہزاروں برسوں کے عصیان وتمرد کے بعد ظاہر ہوتا ہے اور اس بجلی کے مانند جو سرسبز کھیتوں پر گرتی اور اس طوفان کی طرح جو یکایک زمین پر چڑھتا، اپنا کام پورا کر دیتا ہے، یہ اس کا قانون ہے جو ہمیشہ سے ہے اور کبھی اس میں تغیر نہیں ہوسکتا، اس قانون انتقام وتبدل نے آبادیاں بدلیں، بستیاں اجاڑیں، عمارتیں منہدم کیں، قوموں کو ہلاک، مملکتوں کو ویران اور بسے بسائے شہروں کو نابود اور نئی آبادیوں سے اپنی زمین کو معمور کر دیا۔

﴿وكأين من قرية عتت عن امر ربها ورسله فحاسبناها حسابا شديدا وعذبنا ها عذابا نكرا﴾ (۶۵-۱۰)

''اور کتنی آبادیاں تھیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسول کی صداقتوں سے سرتابی کی اور عصیاں وطغیان پر اتر آئے، تب ہم نے بڑی ہی سختی کے ساتھ ان کے کاموں کا حساب لیا اور بڑے ہی سخت عذاب میں گرفتار کیا''۔

اور وہی قانون ہے جس کے اندر سے خدا کا دست قہار پھر چمکا ہے اور وہ اپنی زمین کے موجودہ مالکوں سے ان کے کاموں کا حساب لینا چاہتا ہے، جیسا کہ پچھلوں سے لیا گیا۔

﴿الم نهلك الاولين ثم نتبعهم الآخرين، كذالك نفعل بالمجرمين، ويل يومئذ للمكذبين﴾ (۷۷-۸)

''کیا ہم نے طغیان وعصیان کی پاداش میں اگلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا، پس اسی طرح ہم پچھلی قوموں کو بھی ان کی مانند عذاب میں مبتلا کریں گے، یہ ہمارا قانون ہے کہ اپنے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں، پس اس دن اللہ کی سچائی کے جھٹلانے والوں پر افسوس''!!

متمدن قوموں کا غرور انتہائی حد تک پہنچ چکا ہے، طاقتوں اور عجیب عجیب ترقیوں نے انہیں متوالا کر دیا ہے، ان کو حسب سنن الٰہیہ زمین کی حفاظت کا منصب دیا گیا لیکن انہوں نے قوت پا کر جنگ وفساد کی راہ اختیار کی اور طغیان و عصیان سے ارض الٰہی کو بھر دیا۔

حتى أنت الأرض من جور الظالمين، واستغاثت السماء من طغيان الكافرين، وسمع رب الغرة أنين المظلومين و بكاء الباكين ﴿واوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين﴾

پس ضرور تھا کہ غرور وطغیان کے لئے کوئی حد ہوتی، عجب نہیں کہ مہلت ختم ہوگئی ہو اور کچھ اچنبھا نہیں، اگر ارض الٰہی کے امن کے لئے، بندگان خدا کی راحت کے لئے اور کمزوروں کو سکھ کی نیند سلانے کے لئے ان کا خون انہی کے ہاتھوں بہایا جائے جنہوں نے دوسروں کا خون اپنے ہاتھوں بہایا اور اس طرح عدالت الٰہی ان قوتوں کا حساب لے جو صدیوں سے تمام دنیا کے اعمال کا حساب لے رہے ہیں۔

﴿نريد ان نمن على الذين استضعفوا فى الارض ونجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثين﴾ (۶۸-۲۶)

''ہم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ کمزور وضعیف کئے گئے ان پر احسان کریں، انہی کو سرداری اور برتری بخشیں اور انہی ناتوانوں کو طاقتور انسان کا وارث بنائیں''۔

یہ دنیا کا غرور طاقت ہے جو اب رنگ لایا ہے، یہ قوت اور سیادت ارضی کی وہ غذا ہے جو اس نے بڑی ہی حرص وطمع سے کھائی پر ہضم نہ ہو سکی اور اب اسی کا فساد اس کی تندرستی کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے۔

﴿فذاقت وبال امرها وكان عاقبة امرها خسرا﴾ (۶۵-۲۶)

''بالآخران کے اعمال کا وبال ان کے آگے آیا اور وہ گو طاقت اور عظمت میں بہت بڑھ چکے تھے، لیکن انجام کار گھاٹا ہی گھاٹا ہوا''۔

﴿ذلك بما قدمت ایدیهم﴾:...... یورپ کا تمدن اس کی طاقت، اس کا جنگی اقتدار، اس کے عجیب عجیب اسلحہ اور برباد کن ہولناکیاں، اس کے مہیب جہاز اور کئی کروڑ تک پہنچ جانے والی متحدہ فوج، ایسی قاہر و جابر تھی کہ ان کی تنبیہ کے لئے خود انہی کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا، انہوں نے اپنے سوا ہر قوت کو پامال کیا اور اپنے سوا اور کچھ رہنے نہ دیا، پس کون تھا جو ان کے مقابلے میں نکلتا اور دنیا میں کس کا ہاتھ اتنا قوی تھا جو ان کے آہنی پنجوں پر پڑتا؟ وہ کہ سب سے بڑے ہو گئے تھے ان کے لئے وہ لوگ کیا کام دے سکتے تھے، جو آج سب سے چھوٹے ہو گئے ہیں؟ ان کے جہازوں کے مقابلہ کے لئے ان کے جہازوں سے بڑھ کر جہاز چاہئے تھے، مگر وہ کہاں بنتے؟ ان کی توپوں کے لئے ان کی توپوں سے زیادہ ہلاکت بار توپیں درکار تھیں، مگر وہ کہاں ڈھلتیں؟

پس جب زمین پر ان سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا جس کے اندر سے خدا کا ہاتھ ظاہر ہوتا تو دیکھو کہ حکمت الٰہی نے کس طرح خود انہی کو ان پر مسلط کر دیا اور اس کی یہ تدبیر کی کہ باہمی جنگ وقتال میں مبتلا ہو گئے، اب ان کا ہولناک تمدن جس کو ایک ہزار سال کے اندر انہوں نے تیار کیا تھا، انہی کی تخریب میں کام آیا اور ان کی ہر ترقی اور ہر بڑائی خود انہی کے لئے وسیلہ تعذیب ہو گئی، اگر ان کی توپوں سے بڑھ کر دوسروں کے پاس توپیں نہ تھیں، تو انہی کی توپوں کے گولے ان کے لئے اڑنے لگے، اگر ان سے بڑھ کر جنگی جہاز دوسروں کے پاس نہ تھے، تو وہی جہاز ان کے مقابلے کے لئے سمندر میں تیرنے لگے، ہر پتھر جو انہوں نے اٹھایا، خود انہی کے لئے اڑا، اور ہر وہ آلہ جو انہوں نے تیار کیا، وہ انہیں کے لئے متحرک ہوا، انہوں نے بڑا سامان کیا تھا مگر خدا کا سامان سب سے بڑا ہے۔

﴿انهم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا﴾ (۸۶–۱۲)

''یہ لوگ اپنا داؤ کر رہے تھے اور ہم اپنا داؤ کھیل رہے ہیں، پس منکروں کو مہلت لینے دو، زیادہ نہیں، تھوڑی سی''۔

یہ کون ہیں؟...... یہ کون ہیں جو آپس میں خون اور ہلاکت کرنے کے لئے دوڑے ہیں؟ یہ وہ ہیں جنہیں ''امن کے شہزادہ'' نے ان کے اولین ظہور کے وقت وعظ سنایا تھا جبکہ وہ گلیل اور یہودیہ اور یردن پہاڑ کی بھیڑ کو دیکھ کر کوہ زیتون پر چڑھ گیا اور اس نے اپنے شاگردوں کے لئے تعلیم دی۔

''مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں، کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے، مبارک ہیں وہ جو دل کے حلیم ہیں، کیونکہ وہ زمین کو ورثہ میں پائیں گے، مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں، کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا، مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے''۔ (متی ۵–۲۱)

پس یہ غریب ہیں، حلیم ہیں، رحم دل ہیں، زمین پر صلح اور امن کرانے کے لئے خداوند کے بیٹے ہیں، کیونکہ انہیں کہا گیا تھا:

”تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون نہ کرنا، پر میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ سزا کے لائق ہوگا“۔ (متی ۵-۲۱)

”تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت، پر میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا“۔ (۵-۲۳)

”تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ اپنے پڑوسی کو پیار کرو اور اپنے دشمن سے عداوت رکھو پر میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو، تا کہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ٹھہرو“۔ (۵-۴۴)

پس یہ ہے مقدس تعلیم کا آخری ظہور جو دنیا کے سامنے ہے اور یہ ہے وہ پاک امانت جو شہزادہ امن نے اپنی نسل کو دی، تا کہ وہ آسمانی باپ کے بیٹے کہلائیں، ان کو غربت کا، حلم کا، تحمل کا، صلح وامنیت کا پیغام دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ یہودیوں کو خون کرنے سے روکا گیا، مگر ایک مسیحی اپنے بھائی پر غصہ بھی نہیں کرے گا اور وہ شریر کے مقابلے سے بچے گا اور دشمن تک کو پیار کرے گا، مگر آج ”مسیح“ دنیا میں نہیں ہے جو دیکھے کہ خداوند کے بیٹے کہلانے والے کس طرح خداوند کی زمین کی سب سے بڑی خونریزی کے لئے اٹھے ہیں اور خون بہانے کے ایسے ایسے ہتھیار ان کے کاندھوں پر ہیں جو زمین نے آج تک نہ دیکھے تھے۔

آہ، آج ان کا وہ حال ہو گیا ہے جس کی ”زبور“ میں خبر دی گئی، جس کے لئے ”یشعیاہ“ نبی نے نبوت کی، جس پر ”یرمیاہ“ نبی نے نوحہ پڑھا، جس پر ”خلقی ایل“ نے ماتم کیا اور جس کے لئے ”ملاکی“ نبی نے آخری آنسو بہائے، یہ سب کچھ یہودیوں کے لئے اس سے زیادہ نہ تھا، جتنا آج خود ان کے لئے ہو سکتا ہے، جو یہودیوں کو اس حالت سے چھڑانے آئے تھے۔

”کوئی راستباز نہیں، ایک بھی نہیں، کوئی خدا کا طالب نہیں، ایک بھی نہیں، سب گمراہ ہیں، سب بیکار ہو گئے، کوئی بھلائی کرنے والا نہیں، ایک بھی نہیں، ان کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے، ان کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے، ان کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہوا ہے، ان کے قدم خون بہانے کے لئے تیز ہیں، ان کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے، وہ سلامتی اور امن کی راہوں سے واقف نہ ہوئے، ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں“۔ (زبور ۱۴-۱-یشعیاہ ۵۹-۶۰)

صراط مستقیم کورس
دروس اربعین
اکابر کی مستند کتب سے مرتب شدہ
عام فہم اصلاحی کورس
حضرت مولانا محمد عطاء المنعم صاحب مدظلہ
فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
خواتین وحضرات اور اسکولز وکالجز کے طلباء طالبات کیلئے
عظیم خوشخبری
صراط مستقیم کورس کا اہتمام کیا گیا ہے حسب سابق موسم گرما کی تعطیلات کو قیمتی بنائیں
نیز جو اہل مدارس و مساجد اور اسکولز و کالجز کے ذمہ دار حضرات اپنے طور پر کورس کرانا چاہیں تو حسب سابق اس سال بھی انہیں رعایتی قیمت پر کتب فراہم کی جائیں گی اور فی الفور رابطہ کریں۔
نماز، زکوۃ، روزہ، قربانی اور عیدین
۴۰۰
چار سو اہم مسائل
حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب
علماء وطلباء کیلئے تقاریر کا نایاب تحفہ
منتخب خطبات
خطبات کی دنیا کا شاہکار
حضرت مولانا ابو معاویہ قاری محمد صدیق صاحب مدظلہ
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ الامۃ نہر کنارہ روڈ رحیم یار خان موبائل نمبر 0321-0303-2647131